eISSN: 2707-6229
pISSN: 2707-6210

ڈاکٹر نسیم عباس احمر
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، یونیورسٹی آف اوکاڑا
ڈاکٹر سمیرا اعجاز
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، یونیورسٹی آف اوکاڑا

Dr. Naseem Abbas Ahmar
Assistant Professor, Dept. of Urdu, University of Okara
Dr. Sumaira Ijaz
Assistant Professor, Dept. of Urdu, University of Okara

"تاریخ ادب اُردو" از ڈاکٹر جمیل جالبی: مستعمل اردو مخطوطات کی تعارفی پڑھت

"Tareekh Adab e Urdu" By Dr. Jameel Jalbi: Introduction of Urdu Manuscripts as Research Source

Abstract:

Tareekh Adab e Urdu by Dr Jameel Jalbi, in four volumes, is the most authentic source to know the history of Urdu literature in the terms of research and criticism because the writer consulted the primary sources either in the form of books or manuscripts. Manuscripts are the primary source of research and historiography and it is not easy to have an access to them but Dr Jalbi did untiring effort to gather and read them critically. He searched the Urdu manuscripts including Sheri Dewan, Kulyat, Masnavi, Dastan, History and translations. This article is an introductory study of Urdu manuscripts used in compiling the history. It also highlights the importance of this history in the context of its authentic research-based status.

Key words: Tareekh Adab e Urdu, Dr. Jameel Jalbi, Hisoriography, Dewan, Masnavi, Dastan, Tareekh, Translations.

کلیدی الفاظ: تاریخ ادب اردو، ڈاکٹر جمیل جالبی، تاریخ نویسی، دیوان، مثنوی، داستان، ترجمہ، تاریخ

اردو میں ادبی تاریخ نویسی کی روایت پر نظر دوڑائی جائے تو ایسی مثال خال خال ہی دکھائی دے گی جس میں تحقیق اور تنقید ہر دو بنیادوں پر مدلل کام سامنے آیا ہو۔ اس حوالے سے ایک نام ایسا ہے جسے ادبی تاریخ نویسی میں اعتبار اور وقار کا مقام حاصل ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی کی تاریخ ادب اردو اس کی بہترین مثال ہے۔ اسے چار ضخیم جلدوں میں سمیٹا گیا ہے جس کی تکمیل نصف صدی کا قصہ ہے۔ جلد اول ۱۹۷۵، جلد دوم ۱۹۸۴، جلد سوم ۲۰۰۶ اور جلد چہارم ۲۰۱۲ میں شائع ہوئیں۔ ڈاکٹر جمیل جالبی کی ادبی حیثیات متنوع ہیں لیکن ان کی ادبی مورخ کی حیثیت اولیت کی حامل ہے۔' ان کے ادبی کاموں کی فہرست اور ان کی مصروفیات کی جانب دیکھیں تو معلوم نہیں ہوتا کہ یہ سب کام ایک شخص نے کیے ہیں۔ ایک تاریخ ادب اردو ہی کو لیجیے۔ جس میں انھوں نے دکنی ادب سے انیسویں صدی تک کے زمانے کا احاطہ اپنے کام کو بنیادی ماخذ پر استوار کر کے کیا ہے۔ جس کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ ادب اگر

زندگی کا آئینہ ہے تو ادب کی تاریخ کو بھی اس دور کے ادب کا آئینہ ہونا چاہیے اور آئینہ بنانے کے لیے ضروری ہے کہ پوری تہذیب، پوری تہذیبی تاریخ، اپنے سارے رجحانات، اپنے سارے میلانات کے ساتھ ادب کی تاریخ میں آجانی چاہیے تاکہ جب آدمی تاریخ پڑھے تو اس دور سے بھی پوری طرح واقف ہو جائے۔ اردو ادب کی جتنی تاریخیں لکھی جاچکی ہیں ان میں اگر کوئی تاریخ اس تعریف پر پوری اترتی دکھائی دیتی ہے تو وہ جالبی صاحب ہی کی تاریخ ہے'[۱]۔ ڈاکٹر جمیل جالبی کی تاریخ ادب اردو کو مستند تاریخ بنانے میں سب سے اہم کردار ان کے اصل ماخذات سے استفادہ ہے۔ انھوں نے اس مقصد کے لیے دنیا بھر کے کتب خانوں سے عکسی نقول حاصل کیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بہت سی ادبی شخصیات کے ذاتی کتب خانوں میں موجود مواد بھی حاصل کیا۔ ان کے تحقیقی مزاج انھیں اتنا بے چین رکھتا تھا کہ انھوں نے ثانوی ماخذ پہ بھروسہ کرنے کی بجائے اصل اور بنیادی ماخذ تک رسائی کی ہر ممکن کوشش کی اور اس کے لیے انھوں نے عشروں پہ محیط وقت صرف کیا۔ قلمی نسخوں کا حصول اور پھر اس کی قرات اور قرات کی مشکلات، نسخوں کا تقابل، فہارس مخطوطات کا مطالعہ، مخطوطات کے حوالے سے محققین کے مضامین، محققین سے اختلاف، غلطیوں کی نشان دہی اور مدلل درستی، ایسے تحقیقی پیراڈائم کو اپنایا جو ادبی تاریخ نویسی کی روایت میں ایک بنیاد کا کام دے گا۔ ڈاکٹر گیان چند ان کی منہاجیاتی تحقیق کا قدری تعین یوں کرتے ہیں۔

> "ان کی تاریخ کی دونوں جلدوں کو پڑھیے، فٹ نوٹ کے حوالوں، کتابیات اور اشاریوں پر نظر ڈالیے تو یہ دیکھ کر ہوش پراں ہو جاتے ہیں کہ انھوں نے کتنے زیادہ اصل مآخذ کا براہ راست مطالعہ کیا ہے۔ ان میں مخطوطات بھی اسی قدر ہوں گے جتنے مطبوعات۔
>
> قلمی کتاب کی چند سطروں کو بھی صحیح پڑھنا کار دارد۔ جالبی صاحب نے گجری اور دکنی کے جتنے زیادہ مخطوطات، جتنی زیادہ قدیم بیاضوں اور جتنی تاریخ و سوانح کی کتابوں کو دیکھا ہے، وہ بے نظیر و بے ہمتا ہے۔"[۲]

ڈاکٹر جمیل جالبی کی تاریخ ادب اردو، تحقیقی اعتبار سے اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ تحقیق میں ماخذات کی جمع آوری پہلا اہم اور مشکل قدم ہے۔ تاریخ ادب کی تحقیق میں یہ مرحلہ اس وقت اور مشکل ہو جاتا ہے جب صدیوں پہلے کے کتابت شدہ قلمی نسخوں کے موجود ہونے اور پھر حاصل کرنے کے مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی نے اس مقام سے سرخ روئی سے گزر کر اردو ادبی تاریخ نویسی کو معتبر بنا دیا ہے۔ سردست ان کی تاریخ ادب اردو میں قلمی نسخوں کی تعداد، دریافت اور ان نسخوں کے طریقہ اندراج، تقابل، محققین کی اغلاط کی نشان دہی اور درستی، قیاس، نارسائی کا اعتراف اور مستقبل کے محققین کے لیے تحقیق کے نئے امکانات کی نشان دہی کو موضوع بنایا گیا ہے۔

(الف)۔ کلیات اور دواوین کے قلمی نسخے

"تاریخ ادب اردو" میں ۳۰ سے زائد اردو دیوان اور کلیات، مخطوطوں کی صورت سامنے آئے ہیں۔ ان دواوین، کلیات، اور اُن کے مخزونہ اور مملوکہ کی تفصیل پیش خدمت ہے۔ جلد اوّل میں دیوان قاضی محمود دریائی کے مخطوطے سے استفادہ کیا گیا ہے۔ یہ مخطوطہ انجمن ترقی اُردو کراچی میں محفوظ ہے۔ اسی نسخے سے کلام کا نمونہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ جلد اوّل میں ایک اور دیوان، دیوانِ ولی، جو انڈیا آفس لائبریری لندن کا مخزونہ، سے مدد لی گئی ہے۔ یہ ولی دکنی کے دوست سید ابو المعالی کے بیٹے سید محمد تقی کا نقل کردہ ہے۔

جلد دوم میں جن دو دواوین اور کلیات کے مخطوطوں کو تحقیق کا حصہ بنایا ہے اُن میں کلیات جعفر زٹلی، دیوان خواجہ میر درد، دیوان شاہ حاتم، دیوان آبرو، دیوان سجاد، دیوان یک رو، دیوان اشرف، دیوان مبتلا، دیوان شاہ تراب، دیوان صابر، دیوان زادہ، دیوان تاباں، کلیاتِ سودا، کلیاتِ میر حسن، دیوان شاہ قدرت، کلیات جعفر علی حسرت اور دیوان ایمان، شامل ہیں۔ کلیات جعفر زٹلی، انڈیا آفس لائبریری لندن کا محفوظ کردہ نسخہ ہے جس کے کاتب شجاعت علی حسین ہیں۔ دیوان خواجہ میر درد برٹش میوزیم لندن کا مخزونہ ہے جس کا عکس ڈاکٹر وحید قریشی سے دستیاب ہوا۔ درد کا جو شعر غلطی سے بیدل سے منسوب ہو گیا تھا اس کی درستی کی دلیل اسی دیوان سے لی ہے۔ دیوان قدیم شاہ حاتم کا مخطوطہ بھی انجمن ترقی اُردو کراچی میں محفوظ ہے۔ اس مخطوطے کے ترقیمے کی عبارت کا حوالہ دیا ہے۔ میر سجاد کے دیوان کا نسخہ انڈیا آفس لائبریری لندن، میں محفوظ ہے۔ دیوان یک رو مخزونہ برٹش میوزیم لندن کے مخطوطے سے مدد لی گئی ہے۔ اشرف گجراتی کا دیوان کا مخطوطہ قومی عجائب خانہ کے کراچی سے دستیاب ہوا ہے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی کو عبید اللہ خاں مبتلا کے دیوان کا نسخہ برٹش میوزیم لندن میں دیوان یک رو کے ساتھ ایک جلد میں بندھا ہوا ملا اور دونوں دواوین کا کاتب بھی ایک ہے۔ انھوں نے اسی قلمی دیوان کے عکس سے استفادہ کیا ہے۔ شاہ تراب علی تراب کے دیوان کا قلمی نسخہ انجمن ترقی اُردو کراچی میں محفوظ ہے اور یہ دنیا میں واحد معلوم نسخہ ہے۔ انھوں نے اسی نسخے سے اشعار کے حوالے بھی دیے ہیں۔ میر محمود صابر کے دیوان کا مخطوطہ سندھ یونیورسٹی، حیدر آباد سندھ میں محفوظ ہے۔ یہ دیوان، شوق افزا کے نام سے موسوم ہے۔ یہ ضخیم دیوان ہے۔ میر عبد الحیٔ تاباں کے دیوان قدیم کا قلمی نسخہ، انجمن ترقی اُردو کراچی میں موجود ہے۔ اس نسخے سے اشعار بھی دیے گئے ہیں۔ مرزا رفیع سودا کے کلیات کا مخطوطہ قومی عجائب خانہ کراچی میں محفوظ ہے۔

کلیاتِ میر حسن کے مخطوطے کا تعارف اور تفصیل یوں دیتے ہیں:

> ”غزلیات اور دوسری اصناف کے لیے کلیاتِ میر حسن کا وہ مخطوطہ استعمال کیا ہے جو برٹش میوزیم میں محفوظ ہے۔ یہ مخطوطہ ۱۲۵۹ھ کا مکتوبہ ہے اور کرنل جارج ولیم ہملٹن کی ملکیت تھا۔ اس میں غزلیات کی تعداد ۵۱۰ ہے اور دیوان کے شروع میں میر حسن کا لکھا ہوا مقدمہ بھی شامل ہے۔“ [۳]

دیوان شاہ قدرت کے دو مخطوطوں سے استفادہ کیا ہے۔ ایک انجمن ترقی اُردو کراچی اور دوسرا قومی عجائب خانہ کراچی کے ذخیرے میں موجود ہے۔ دوسرے مخطوطے کی خاص بات یہ بتاتے ہیں کہ اس کا بڑا حصہ خود مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ یہ دیوان ابھی تک شائع بھی نہیں ہوئے اور دونوں دیوان میں اختلاف بھی موجود ہے۔ دیوان زادہ از شاہ حاتم اور کلیاتِ جعفر علی حسرت کا مخطوطہ انجمن ترقی اُردو کراچی میں محفوظ ہے۔ اس مخطوطے سے دو رباعیاں درج کی ہیں۔ دیوانِ ایمان کے دو قلمی نسخے انجمن ترقی اُردو کراچی میں موجود ہیں۔ انھیں سے استفادہ کیا گیا ہے۔

جلد سوم کے دواوین اور کلیات کے مخطوطوں میں دیوان پروانہ، کلیاتِ ناسخ، دیوان اختر، دیوانِ حقیقت، دیوان انشاء، دیوان فراق، دیوان محب، دیوان قصائد مصحفی، دیوانِ ریختہ، آمیختہ، بیختہ، دیوان عیشی اور سرو چراغاں شامل ہیں۔ رائے جسونت سنگھ پروانہ کے دیوان کا قلمی نسخہ انجمن ترقی اُردو کراچی کی عکسی نقل مشفق خواجہ سے حاصل کی گئی۔ کلیاتِ ناسخ، دیوان اوّل کا قلمی نسخہ مخزونہ قومی عجائب گھر، کراچی سے استفادہ کیا گیا۔ قاضی محمد صادق خاں اختر کا دیوان کا یہ قلمی نسخہ بنارس یونیورسٹی کے ذخیرہ لالہ سری رام میں محفوظ ہے اس کی عکسی نقل مشفق خواجہ سے حاصل کی گئی۔ مخطوطہ دیوان شاہ حسین حقیقت مخزونہ انجمن ترقی اُردو

کراچی سے ایک قطعہ پیش کیا گیا ہے۔ دیوان انشا کا قلمی نسخہ بھی انجمن ترقی اُردو کراچی سے حاصل کیا گیا۔ ثنا اللہ فراق کے دیوان اور دیوان ولی اللہ محب کے قلمی نسخوں کی نقل مشفق خواجہ سے فراہم ہوئی۔ کلیاتِ مصحفی اور دیوان قصائد مصحفی، ذخیرۂ کیفی پنجاب یونیورسٹی لاہور سے دستیاب ہوئے۔ سعادت یار رنگین کے دواوین مجموعہ رنگین، دیوان ریختہ، دیوان آمیختہ اور دیوان بنیختہ، کی عکسی نقول انڈیا آفس لائبریری لندن سے حاصل کی گئی ہیں۔ طالب علی عیشی کے دیوان کا مخطوطہ انجمن ترقی اُردو، کراچی سے حاصل کیا گیا۔ اس کے علاوہ طالب علی عیشی کا مختلف شعرا کے کلام پر مشتمل مرتب کردہ مجموعے "سروچراغاں" کا مخطوطہ قاضی محمد شمیم مقیم کراچی سے حاصل کیا گیا۔

(ب)۔ مثنویوں کے قلمی نسخے:

اردو مثنویوں کے قلمی نسخوں سے تاریخ ادب اُردو کو تحقیقی اعتبار سے ثروت مند بنایا گیا ہے۔ ان مثنویوں میں دکنی مثنویوں کی تعداد زیادہ ہے۔ جن مثنویوں کے مخطوطات سے استفادہ کیا گیا۔ اس کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

خوب محمد چشتی کی مثنوی "خوبِ ترنگ" کا قلمی نسخہ انجمن ترقی اُردو کراچی سے حاصل ہوا۔ مومن بیجاپوری کی مثنوی "عشق نامہ" کے چار مخطوطات انجمن ترقی اُردو کراچی میں محفوظ ہیں۔ اس میں سے دو دوہڑے تاریخ ادب اُردو، جلد اوّل میں بھی نقل کیے گئے ہیں۔ امین گجراتی کی مثنوی "یوسف زلیخا" اور "تولد نامہ" کے قلمی نسخے انجمن ترقی اُردو کراچی میں محفوظ ہیں۔ محمد فتح بلخی کی مثنوی "یوسف ثانی" بھی انجمن ترقی اُردو کراچی سے دستیاب ہوئی۔ بھوگ بل از قریشی کا عکسی نسخہ انجمن ترقی اُردو کراچی سے ملا جس کا اصل نسخہ رائل ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ میں موجود ہے۔ نظامی دکنی کی مثنوی "کدم راؤ پدم راؤ" کا مخطوطہ کتب خانہ خاص انجمن ترقی اُردو کراچی سے دستیاب ہوا۔ نظامی نام کے مصنف کی ایک مثنوی "خوف نامہ" کے مصنف کے بارے فٹ نوٹ میں مدلّل انداز اختیار کیا ہے۔

> "نظامی کی ایک اور مثنوی "خوف نامہ" (بیاض قلمی انجمن قا۳/۷/۶۲) بھی ہماری نظر سے گزری جس کی زبان بمقابلہ "کدم راؤ پدم راؤ" کے بہت صاف اور فارسی اثرات کی حامل ہے۔ اس مثنوی میں آخرت، قیامت، عذابِ جہنم اور روزِ محشر کا بیان کیا گیا ہے۔ "خوف نامہ" کا اسلوب گیارہویں صدی ہجری کے آخری زمانے کے دکنی اسلوب سے قریب ہے جس میں ہندوی روایت ملکی اور فارسی روایت کا رنگ گہرا ہونے لگا تھا۔ قیاس کہا جاسکتا ہے کہ یہ "خوف نامہ" کدم راؤ پدم راؤ والے نظامی کی نہیں ہے۔"[۴]

میرزا مقیم کی مثنوی "فتح نامہ بکھیری"، محمد بن احمد عاجز کی مثنوی "یوسف زلیخا" اور "لیلی مجنوں" کے مخطوطات انجمن ترقی اُردو اور کراچی سے دستیاب ہوئے۔ مثنوی شاہ برہان الدین جانم کا مخطوطہ انجمن ترقی اُردو، کراچی میں محفوظ ہے اور اس نسخے سے اشعار کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ نصرتی کی مثنوی "فتح نامہ بہلول خاں" کا قلمی نسخہ بھی انجمن ترقی اُردو کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اسی نسخے سے اس مثنوی کے دوسرے نام "تاریخ اسکندری" کی نشان دہی کی گئی ہے۔ غوثی بیجاپوری کی "ریاض غوثیہ"، داستانِ فتح جنگ از سید اعظم اور عشرتی کی "دیپک پتنگ" بھی انجمن ترقی اُردو میں محفوظ ہے۔

میراں ہاشمی کی مثنویوں "معراج نامہ" اور "مثنوی عشقیہ" کے قلمی نسخے مخزونہ انجمن ترقی اُردو کراچی سے استفادہ کیا گیا ہے۔ مثنوی "یوسف زلیخا" از ہاشمی بیجاپوری کا ایک مخطوطہ، بھی انجمن ترقی اُردو کراچی کے کتب خانے سے دستیاب ہوا۔ انجمن ترقی

اُردو کراچی کے کتب خانے میں ایاغی کی مثنوی "نجات نامہ" میں پانچ مخطوطوں کی موجودگی کی اطلاع بھی دیتے ہیں۔ دیگر مثنویوں کی طرح مہدوی کی مثنوی "میناولورک" بھی انجمن ترقی اُردو کراچی سے میسر آئی۔ ملک خوشنود کی مثنوی "جنت سنگار" کے قلمی نسخوں کا تقابل بھی کیا ہے۔

"جنت سنگار" کے دو قلمی نسخے انجمن ترقی اُردو کراچی کے کتب خانہ خاص میں محفوظ ہیں۔ برٹش میوزیم کا نسخہ ناقص ہے جس میں صرف ایک ہزار اشعار ہیں۔ انجمن کے ایک نسخے میں ۳۱۶۰ شعر ہیں۔۔۔ "جنت سنگار" کے اشعار کی تعداد ۳۲۲۵ ہے۔ جب انجمن کے اس مخطوطے میں تقریباً سوا چار صفحات یا تو خراب ہوں گے یا پڑھے نہ جاسکے ہوں گے۔ یہ صفحات اس نے اس لیے خالی چھوڑ دیے کہ کسی اور نسخے سے پورا کر دے گا۔ ان خالی صفحات میں ۱۵۔۱۶ شعر فی صفحہ کے حساب سے ۶۵ شعر ہونے چاہییں جو انجمن کے دوسرے ناقص نسخے میں موجود ہیں۔ اس طرح "جنت سنگار" کا نسخہ مکمل ہو جاتا ہے اور اشعار کی تعداد ۳۱۶۰+۶۵=۳۲۲۵ ہو جاتی ہے۔"[۵]

حسین ذوقی کی دو مثنویوں "وصال العاشقین" اور "نزہت العاشقین" اور ولی دکنی کے ہم عصر فراقی کی مثنوی "مراۃ الحشر" اور وجدی کی "مخزن عشق" کے قلمی نسخے بھی انجمن ترقی اُردو کراچی سے دستیاب ہوئے۔ ان نسخوں سے اشعار کے حوالوں کو بھی تاریخ ادب اُردو کی زینت بنایا گیا ہے۔

جلد دوم میں سید عبد الولی عزلت کی مثنوی "راگ مالا" کا قلمی نسخہ بھی انجمن ترقی اُردو کراچی کے کتب خانہ خاص سے دستیاب ہوا۔ شاہ حسین حقیقت کی مثنوی "بہشت گلزار" مخزونہ انجمن ہے۔ رنگین کی مثنوی "جنگ نامہ" انڈیا آفس لائبریری لندن، مثنوی دلپذیر، پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں محفوظ ہے۔ محمد باقر آگاہ کی "ندرت عشق" اور "گلزارِ عشق" کے مخطوطے بھی انجمن کی لائبریری میں ہیں۔

(ج)۔ صوفیانہ و مذہبی تصانیف کے قلمی نسخے:

دکن میں جن موضوعات پر زیادہ تصانیف تحریر ہوئیں اُن میں تصوّف کو اولیت حاصل ہے۔ تصوّف کے مختلف رموز، مباحث اور پہلوؤں کو نظم کیا گیا۔ کچھ تحریریں نثر میں بھی سامنے آئیں۔ ڈاکٹر جمیل جالبی نے تاریخِ ادب اُردو کی جلد اوّل میں تصوّف کے حوالے سے نظم و نثر کے بہت سے مخطوطات سے استفادہ کر کے اس کی ادبی قدر و قیمت متعین کی۔ تصوف اور دیگر مذہبی موضوعات پر مخطوطات کی تعداد ۳۰ ہے، جس کی تفصیل پیش خدمت ہے۔

شیخ عبد اللہ انصاری کی کتاب "فقہ ہندی" میں اسلامی فقہ اور مسائل کو شعر کا جامہ پہنایا گیا۔ یہ قلمی نسخہ انجمن ترقی اُردو کراچی میں محفوظ ہے۔ شیخ محبوب عالم کی تین مذہبی تصانیف "محشر نامہ"، "مسائل ہندی" اور "درد نامہ" افسر صدیقی امروہوی، مقیم کراچی سے دستیاب ہوئیں۔ شیخ محمد غوث گوالیاری کے ملفوظات، اُن کے مریدین نے جمع کر کے "بحر الحقائق" کے نام سے مرتب کیے۔ اس میں سوال فارسی میں اور جواب اُردو میں ہیں۔ یہ مخطوطہ بھی افسر صدیقی امروہوی کی ملکیت تھا۔ شاہ جیو گام دھنی کا صوفیانہ کلام اُن کے پوتے سید ابراہیم نے مرتب کیا۔ اس کا نام "جواہر اسرار اللہ" ہے یہ مخطوطہ انجمن ترقی اُردو کراچی میں محفوظ ہے۔ میراں جی شمس العشاق کی مذہبی تصانیف خوش نامہ، خوش نغز، شہادت التحقیق اور مغز مرغوب کے مخطوطات مخزونہ انجمن ترقی اُردو کراچی

سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اشرف بیابانی کی طویل نظم "لازم المبتدی" اور برہان الدین جانم کی نظم "ارشاد نامہ" کے قلمی نسخے بھی انجمن ترقی اُردو کراچی کے کتب خانہ خاص سے دستیاب ہوئے۔

برہان الدین جانم کی صوفیانہ نظمیں وصیت الہادی، بشارت الذکر، منفعت الایمان، فرمان از دیوان، نکتہ واحد، رسالہ وجودیہ کے قلمی نسخے بھی انجمن ترقی اُردو کے کتب خانے سے حاصل کیے گئے۔ شاہ داول کی صوفیانہ نظمیں "چہار شہادت (قلمی بیاض)، کشف الانوار اور قاری نامہ" (نثر اور شاعری) کے مخطوطات بھی انجمن ترقی اُردو کراچی میں محفوظ ہیں۔

امین الدین اعلیٰ کی تصانیف "کلام شاہ امین الدین اعلیٰ اور گفتار امین اعلیٰ" اور "کلمتہ الاسرار" بھی انجمن ترقی اُردو کراچی سے حاصل ہوئیں۔ "رموز السالکین" کے مخطوطے کے حوالے سے دیگر محققین کی آرا اور غلطیوں کی نشان دہی بھی کرتے ہیں۔

> "رموز اسالکین کے دو مخطوطے ہماری نظر سے گزرے (قا ۲/ ۲۸، قا ا/ ۱۵۱ انجمن) اسی تصنیف کو مولوی عبدالحق نے بیک وقت جانم اور امین الدین اعلیٰ دونوں سے منسوب کیا ہے (قدیم اُردو: عبدالحق، ص ۳۰، ص ۵۲)۔ یہی غلطی "علی گڑھ تاریخ ادب اُردو" جلد اوّل میں ملتی ہے۔ ڈاکٹر نذیر احمد (ص ۴۲۸) نے اسے جانم سے منسوب کیا ہے اور نصیر الدین ہاشمی (ص ۲۸۹) نے اس نظم کو امین الدین اعلیٰ سے منسوب کیا ہے۔"[۶]

وجیہ الدین محمد کی نثری تصنیف "تاج الحقائق" "قطب زاری کی نظم "تحفتہ النصائح اور قطبی کی صوفیانہ نظم "مینانامہ" انجمن ترقی اُردو میں محفوظ مخطوطات سے استفادہ کیا گیا ہے۔ قطبی کی ایک صوفیانہ نظم "چڑیانامہ" افسر صدیقی امروہوی سے حاصل کی گئی۔ سید محمد جونپوری کی "ملفوظات" کا قلمی نسخہ مخزونہ انجمن ہے۔ امین الدین اعلیٰ کی تصنیف "محب نامہ" کے تاریخ ادب اردو مین بہت سے مقامات پر حوالے دیے گئے ہیں۔ اس مخطوطے کا تعارف کا انداز دیکھیے:

> "یہ سب کلام ۱۰۶۸ھ کے اُسی مخطوطے میں ہے جس میں میراں جی، جانم اور داول کا کم و بیش سب کلام شامل ہے۔ یہ وہ اصل مخطوطہ ہے جس کی دو نقلیں حیدر آباد دکن میں اہل تحقیق کی آنکھوں کا سُرمہ بنی ہوئی ہیں۔ قا ا/ ۱۵۱، کتب خانہ خاص انجمن ترقی اُردو، پاکستان۔"[۷]

معظم، امین الدین اعلیٰ کے مرید تھے۔ اُن کی ایک تصنیف "قلندر نامہ" ہے اس کتاب میں قلندر کی اہمیت اور قلندر کی صفات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ جمیل جالبی نے اس مخطوطے سے ایک شعر کا حوالہ بھی دیا ہے۔ یہ قلمی نسخہ بھی انجمن ترقی اُردو کراچی میں محفوظ ہے۔ شغلی کا "پند نامہ" منظوم مذہبی تصنیف ہے۔ یہ بھی مخطوطہ انجمن ہے۔ فقہ کی کتاب "ہدایات الہندی" مثنوی ہیت میں ہے۔ اس قلمی نسخے کی عکسی نقل افسر صدیقی امروہوی مقیم کراچی سے حاصل کی گئی۔ شاہ تراب علی تراب کی صوفیانہ نظم "گیان سروپ" اور ان کے بھتیجے معین الدین علی تجلی کے رسالے "فتوح المعین" کے قلمی نسخے بھی مخزونہ انجمن ہیں۔ دیگر مذہبی نثری تصانیف میں محمد باقر آگاہ کی "محبوب القلوب"، "ریاض الجناں" کے قلمی نسخے انجمن ترقی اُردو کراچی اور شاہ مراد سنبھلی کی "تفسیر مرادیہ" کا قلمی نسخہ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے حاصل کیا گیا۔ محمد باقر آگاہ کی دیگر تصانیف تحفتہ النساء، روضتہ الاسلام، صبح نو بہار عشق، فرائد در فوائد، عقائد آگاہ کے مخطوطوں کی انجمن کے کتب خانے میں موجودگی کی اطلاع بھی دیتے ہیں۔

معراج ناموں میں جن مخطوطات کو تحقیق کا موضوع بنایا گیا۔ ان میں میراں ہاشمی، سید بلاقی (انجمن کے نسخے کے علاوہ آٹھ مزید نسخے دیکھنے کا حوالہ دیا ہے)، شاہ کمال، مختار اور معظم کے معراج نامے (مخزونہ انجمن ترقی اُردو) شامل ہیں۔ میلاد ناموں اور سیرت النبیؐ کے حوالے سے منظوم تصانیف " مولود نامہ از مختار، مولود نامہ از فتاحی" ، اور " وفات نامہ از پیر عالم گجراتی، وفات نامہ

از عبد اللطیف، ہشت بہشت از باقر آگاہ" (مخزونہ انجمن ترقی اُردو کراچی) کے قلمی نسخوں سے مدد لی گئی ہے۔ مخمس در نعت مدح مہدی جونپوری از میراں ہاشمی، مرثیہ (بیاض) از مرزا ایاغی، مخزونہ انجمن ہیں۔

قصیدہ در تعریف علی عادل شاہ از شریف، کا قلمی نسخہ اور گیتوں کا مجموعہ سکّہ سہلا از برہان الدین جانم کا قلمی نسخہ، بھی انجمن ترقی اُردو کراچی میں محفوظ ہے۔

(د)۔اردو داستانوں کے قلمی نسخے:

اُردو داستانوں کے مخطوطات کو بھی مآخذ بنایا گیا ہے۔" نثر بے نظیر" از بہادر علی حسینی، "سنگھاسن بتیسی" از کاظم علی جوان، " داستان حسن و عشق" از منشی محمد وارث، "باغ سخن" از حاجی مرزا مغل نشان کے قلمی نسخے رائل ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ کی عکسی نقول ہیں۔ "باغ بہار" از ریحان الدین ریحان، قومی عجائب خانہ کراچی سے دستیاب ہوئی۔ عظمت اللہ نیاز دہلوی کے قصہ رنگین گفتار کے تمام دستیاب نسخوں کی تفصیل یوں پیش کرتے ہیں:

> "قصہ رنگین گفتار، اب تک غیر مطبوعہ ہے۔ اس کا ایک قلمی نسخہ انڈیا آفس لائبریری لندن میں ہے جس کے آخری صفحہ کا وہ حصہ نہیں ہے جس میں کاتب نے سالِ تحریر درج کیا تھا۔ اس کا ایک بہت کرم خوردہ قلمی نسخہ ہارڈنگ لائبریری نئی دہلی میں تھا جس کی کتابت کا سال تمت ۱۹۰۹ء لکھا ہے۔ اس کا ایک صاف ستھرا قلمی نسخہ لیاقت نیشنل لائبریری کراچی میں ہے جو ۱۲۳۱ھ /۱۸۱۶ھ کا مکتوبہ ہے اور جس کا کاتب اشرف علی ہے۔ ہارڈنگ لائبریری نئی دہلی اور لیاقت نیشنل لائبریری کراچی دونوں کی عکسی نقل میرے کتب خانے میں محفوظ ہیں۔"[۸]

(ہ)۔دیگر موضوعات پر تصانیف کے قلمی نسخے:

علم زبان اور فن شاعری پر دو کتب کے قلمی نسخوں سے مدد لی گئی ہے۔ شیر محمد خاں ایمان کی کتاب "گلدستہ گفتار" ضلع جگت کے بارے میں ہے۔ اس کا مخطوطہ انجمن ترقی اُردو میں محفوظ ہے۔ عالی بنگالی نے جب نساخ کی فارسی غزل پر اعتراض کیا تو حامیان نساخ نے ان اعتراضات کے جواب میں ایک کتاب "خدمت عالی" لکھی اس کا قلمی نسخہ ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ میں محفوظ ہے جس کی عکسی نقل ان کے ذاتی کتب خانے میں موجود ہے۔

لغات میں "صمد باری" اور "غرائب اللغات" کے قلمی نسخوں سے استفادے کا حوالہ دیا گیا ہے۔ تاریخ کی کتب کے قلمی نسخے جو تاریخ ادب اُردو کا حصہ بنے، ان میں قصہ در احوال روہیلہ از سید قاسم علی (مخزونہ انجمن ترقی اُردو، کراچی)، تاریخ مظفری از محمد علی خاں انصاری (مخزونہ انجمن ترقی اُردو)، تاریخ نادر شاہی، کتاب واقعاتِ اکبر از خلیل خاں اشک، جامع الاخلاق از شیخ امانت اللہ، تاریخ شیر شاہی از مظہر علی ولا، تاریخ نادری از حیدر بخش حیدری، تاریخِ آسام از بہادر علی حسینی (ایشاٹک سوسائٹی کلکتہ) اہم ہیں۔ تاریخِ ادبیات ہندوستانی از گارساں دتاسی، ابو اللیث صدیقی کے ذخیرہ کتب سے دستیاب ہوئی۔ انھیں جو مخطوطے نہ مل سکے اس کا بھی اعتراف کرتے ہیں:

> "نیاز فتح پوری مرحوم نے مجھے بتایا تھا کہ "کلیاتِ وجہی" کے نام سے ایک مخطوطہ نیشنل میوزیم کراچی میں موجود ہے جو باوجود کوشش کے مجھے نہ مل سکا۔"[۹]

اُردو ترجمہ کے حوالے سے مخطوطات کو بھی تاریخ ادب اُردو کا حصہ بنایا ہے۔ ان تراجم میں ترجمہ معرفت السلوک از شاہ ولی اللہ قادری، مترجم شرح تمہیدات ہمدانی از میراں جی خدا نما، ترجمہ شمائل الاتقیا از میراں یعقوب کے قلمی نسخے انجمن ترقی اُردو کراچی کے کتب خانہ خاص کی زینت ہیں۔

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں ان کی مآخذاتی تحقیق کے لیے محنت شاقہ کا اعتراف یوں کرتے ہیں۔

> ”کتابیات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے کئی ہزار کتابیں (مطبوعات اور مخطوطات) اور رسالے کھنگال ڈالے ہیں اور اپنی تحقیق کے لیے بظاہر کوئی پہلو تشنہ نہیں رکھا۔ انھوں نے متعدد محققین کے تحقیقی نتائج سے اعراض بھی کیا ہے اور فاضلانہ دلائل سے حقیقت اور صداقت تک پہنچنے کی کوشش کی ہے۔ ایسے صبر آزما کام کے لیے ظاہر ہے کہ انھوں نے مسلسل کئی سال تک محنت کی ہوگی اور دن رات ایک کر دیا ہوگا۔“[۱۰]

درج بالا تجزیے اور ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کے اعتراف کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ انھوں نے اردو ادب کی ایسی تاریخ مرتب کی ہے جو نہ صرف اصل متون کی تحقیقی پڑھت کے تناظر میں اپنی مثال آپ ہے بلکہ مستقبل کے ادبی مورخین اور محققین کے لیے ایک تحقیقی ماڈل اور اہم مآخذ کا درجہ رکھتی ہے۔

حوالہ جات

1. ڈاکٹر زاہد منیر عامر، تعلق اور تحقیق کی خوشبو، مشمولہ ارمغان جمیل مرتبہ ڈاکٹر زاہد منیر عامر، لاہور: شعبہ اردو، پنجاب یونیورسٹی، ۲۰۲۰، ص ۱۴
2. ڈاکٹر گیان چند جین، اردو کی ادبی تاریخیں، کراچی: انجمن ترقی اردو، ۲۰۰۰، ص ۶۸۷
3. ڈاکٹر جمیل جالبی، تاریخ ادب اردو (جلد دوم)، لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع سوم ۱۹۹۴، ص ۸۲۶
4. ڈاکٹر جمیل جالبی، تاریخ ادب اردو، جلد اول، لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع چہارم ۱۹۹۵، ص ۱۶۶
5. ایضا، ص ۲۵۳
6. ایضا، ص ۳۱۰
7. ایضا۔ ص ۳۱۱
8. ڈاکٹر جمیل جالبی، تاریخ ادب اردو، جلد سوم، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۲۰۰۶، ص ۵۹۷
9. ڈاکٹر جمیل جالبی، تاریخ ادب اردو، جلد اول، ص ۴۳۴
10. ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں، تاریخ ادب اردو کا ایک جائزہ، مشمولہ ڈاکٹر جمیل جالبی_ایک مطالعہ، مرتبہ ڈاکٹر گوہر نوشاہی، دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس، ۱۹۹۳، ص ۳۱۱

References

1. Zahid Munir Amir, Dr. (Editor) *Taluq awr Tahqeeq ki khushboo. included: Armughan-e-Jameel.* Lahore: University of the Punjab. 2020. P 14
2. Gyan Chand Jain, Dr. *Urdu ki Adabi Tareekhain.* Karachi: Anjuman Taraqi Urdu,2000.P 687
3. Jameel Jalbi, Dr. *Tareekh Adab Urdu (vol:2)*. Lahore: Majlis Taraqi Adab. 3rd edition. 1994. P 826
4. Jameel Jalbi, Dr. *Tareekh Adab Urdu (vol: 1)*. Lahore: Majlis Taraqi Adab. 4th edition. 1995. P 166
5. Ibid. P 253
6. Ibid. P 310
7. Ibid. P 311
8. Jameel Jalbi, Dr.*Tareekh Adab Urdu (vol:3)*. Lahore: Majlis Taraqi Adab. 2006. P 597
9. Jameel Jalbi, Dr. *Tareekh Adab Urdu (vol:1)*. P 434
10. Ghulam Mustafa Khan, Dr. *Tareekh Adab Urdu ka aik jaiza.* Included: *Dr.Jameel Jalbi-aik mutalia.* edited by Dr.Gohar Noshahi. Delhi: Educational Publishing House. 1993